افکارِ معاصرین

شاہ سلمان بن عبدالعزیز کا جرأت مندانہ اقدام

تحریر
محی الدین بن احمد الدین

شاہ عبداللہ کی وفات پر تعزیت کیلئے صدر اوبامہ ریاض گئے تو ان کی پوری ٹیم ان کے ساتھ تھی، خود شاہ سلمان بن عبدالعزیز نے اپنی کابینہ کے ہمراہ ان کا استقبال کیا۔ اسی دوران آواز اذان بلند ہوئی شاہ سلمان بن عبدالعزیز نماز مؤخر بھی کر سکتے تھے۔ شاید کچھ فقہاء اس کی اجازت بھی دے سکتے ہیں مگر شاہ سلمان نے صدر اوبامہ کو بتایا کہ وہ نماز پڑھنے جا رہے ہیں۔

کیا شاہ سلمان نے امریکی تکبر کے سامنے اسلامی کردار کی جرأت مندی پیش کی؟ اس واقعہ کا ایک پہلو یہ بھی ہے۔ دوسرا پہلو کہ سعودی نظام بادشاہت شریعت پر مبنی ہے جس میں ریاست نماز کو اولیت دیتی ہے اور شاہ سلمان کا رویہ اسی سعودی شرعی نظام حکومت کا مظہر تھا نہ توہین تھی نہ سعودی تکبر کا اظہار البتہ سعودی شرعی ثقافت و تاریخ کا مظاہرہ ضرور ہے کہ شاہ سلمان کے اس جرأت مندانہ رویے سے سعودی حکمران خاندان کی اسلامی دنیا میں عزت میں اضافہ ہوا ہے۔ اس واقعہ سے سمجھ آجاتی ہے کہ جنرل عبدالناصر جیسے سیکولر عرب ازم کے داعی کے مدمقابل شاہ عبدالعزیز اور شاہ فیصل کیوں کامیاب ہوئے اور مسلمان دنیا ان کی عقیدت میں مبتلا ہوئی۔ اس واقعہ سے سعودی بادشاہت کے خادم حرمین شریفین ہونے کے جائز اسباب کا بھی پتہ چلتا ہے۔ اس واقعہ سے سیکولر کرنل قذافی کی شاہ عبداللہ سے دشمنی میں ناکامیوں کے اسباب کا بھی پتہ چلتا ہے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ جب بھی سعودی عرب کے خلاف سازش ہوئی یا دشمنی تو اللہ تعالیٰ کی مدد سعودی بادشاہت کو کیوں ملتی رہی ہے؟ سعودی بادشاہت کسی اسلامی ملک میں اندرونی مداخلت نہیں کرتی۔ یہ اس کی سیاسی تاریخ کا عنوان ہے۔

البتہ سعودی عرب میں بار بار مداخلت اور عدم استحکام لانے کی کوششیں ہو چکی ہیں۔ ان میں کچھ مسلک کچھ جمہوریت کچھ سچی شریعت کے نفاذ کی نام نہاد کوششیں ہیں۔ جن میں القاعدہ و داعش شامل ہیں۔

یمن میں حوثی زیدی شیعہ بھی ایک عجمی اسلامی ملک کی وجہ سے آج کل سعودی دشمن بنے ہوئے ہیں۔ حالانکہ ماضی میں یمن کی زیدی شیعہ امام بادشاہت سے سعودی بادشاہت کے بہت عمدہ تعلقات تھے جیسے کہ ایران کے شیعہ شاہ رضا پہلوی سے تھے۔ لہٰذا ثابت ہوتا ہے کہ سعودی حکومت کسی شیعہ حکمران کے مخالف نہیں شیعہ مسلک کی بھی دشمن نہیں ہوتی ہے۔ پچھلے دنوں وفاقی وزیر ریاض پیرزادہ نے سعودی حکومت کے خلاف بہت باتیں کیں۔ حالانکہ کوئی بھی سیاستدان ایسی منفی اور تہمت پر مبنی گفتگو نہیں کیا کرتا۔ ان کے علم کیلئے لکھا جارہا ہے کہ شاہ عبدالعزیز نے گورنر جنرل غلام محمد کو مسجد نبوی کے قریب مدینہ منورہ میں ایک گھر مالکانہ حقوق کے ساتھ تحفے میں دیا تھا اور ایک کیڈلاک گاڑی بھجوائی تھی۔ یہ گاڑی انہوں نے خود استعمال کی اور مدینہ منورہ والا گھر پاکستان ہاؤس بنا دیا گیا تھا۔

ہم نے جب پہلا حج کیا تو اسی پاکستان ہاؤس میں قیام کیا تھا جو مسجد نبوی سے بہت قریب تھا۔ کیا شاہ عبدالعزیز نے ذاتی مسلک کی پاکستان میں ترویج کیلئے گورنر جنرل کو رشوت دی تھی یا یہ اسلامی ملک کے سربراہ کیلئے سعودی محبت کا اظہار تھا؟ میاں نواز شریف کو جدہ میں خاندان سمیت جو مہمان نوازی پیش کی گئی کیا وہ سعودی محبت پاکستان کیلئے تھی یا ذاتی مسلک کی پاکستان میں ترویج کیلئے رشوت؟ آج رواج ہو گیا ہے کہ دانشوری اور سیاست کے اظہار کیلئے سعودی محبتوں کو منفی رنگ دیا جائے، سعودی خلوص اور محبت پر تہمتیں لگائی جائیں۔ جو کام سعودی ہرگز نہیں کرتے وہ انہی کے نام بتائے جاتے رہیں۔ چند روز پہلے ایک نجی ٹی وی پر ایک پروفیسر کہلانے والے لبرل دانشور کہہ رہے تھے کہ امریکہ و یورپ میں سعودیوں نے بہت مساجد اور اسلامی مراکز بنا کر اپنا مسلک وہاں برآمد کیا ہے۔ ہم خباثت پر مبنی اس دانشورانہ بددیانتی پر اناللہ پڑھتے رہے۔ شاید اب یہ کہا جائے گا کہ سعودی بادشاہت کے خرچے پر جو قرآن پاک مدینہ منورہ میں چھپتا ہے اور پوری دُنیا میں تقسیم ہوتا ہے اور حجاج کرام کی جو ہر سال خدمت ہوتی ہے حرمین شریفین کی عظیم ترین توسیعات جو ہوئی ہیں وہ بھی مسلک کیلئے ہیں؟ ہم دُکھی دل کے ساتھ اپنے ہاں کی خبیث نیتوں کا معاملہ عدل کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرتے ہیں۔ ہم سنی عرب بادشاہتوں میں شیعہ شہریوں کیلئے مکمل حقوق کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اسی طرح ایران میں سنی اقلیت کیلئے بھی جب تک تمام مشرق وسطیٰ شیعہ سنی متعصب تقسیم سے بالاتر ہو کر سیاسی وحدت اور مفاہمت نہیں کرتا وہ ایران ہو یا عرب ممالک امریکہ و یورپ کی سازشوں سے دوچار ہو کر اپنے آپ کو تباہ کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت دے۔ آمین (بشکریہ: روزنامہ ''نوائے وقت'' لاہور 3 فروری)